107544 ـ بہرہ فرقہ کے لوگ اور ان کے عقائد اور ان سے شادی بیاہ کا حکم

سوال

میرا سوال میری بیوی اور میرے متعلق ہے، ہمارا تعلق " بہرہ " فرقہ سے ہے یہ شیعہ گروہ سے تعلق رکھتا ہے اور انٹرنیٹ پر " مومنین ڈاٹ آرگو " اور " معلومات ڈاٹ کام " کے نام سے ویب سائٹ بھی ہے، میں اس فرقہ کی طرف منسوب تھا لیکن اللہ تعالی نے مجھے ہدایت دی اور میں صحیح دین پر آ چکا ہوں میں نے یہ شادی اپنے والدین کی خاطر کی کیونکہ وہ کہتے تھے یہ ایک اچھی لڑکی ہے، اور شادی کے بعد ہر دینی مسئلہ میں میری اطاعت کریگی.

میں نے قرآن و سنت سے بیان کرنے کی پوری کوشش کی لیکن ابھی تک وہ اس کا انکار کر رہی ہے، ہمارا سب سے بڑا اختلاف یہ ہے کہ: یہ عورت ـ اور عمومی طور پر یہ فرقہ ـ علی رضی اللہ تعالی عنہ یا حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے مدد مانگتے اور ان کو وسیلہ بناتے ہیں.

میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ مثلا وہ یہ کہتے ہیں: اے اللہ مجھے حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے وسیلہ سے شفا عطا کر، یا میری مدد فرما، تو اس طرح حسین اللہ کے پاس جا کر اس کے لیے شفا طلب کرتے ہیں، تو اس طرح شفا مل جاتی ہے، یا پھر مطلوبہ مدد حاصل ہو جاتی ہے.

میری بیوی کی اس سے قبل عادت تھی وہ کہا کرتی ہے مدد یا حسین، یا پھر حسین مجھے شفا دو، یا مجھے بچا لو، میرے اعتقاد کے مطابق تو یہ شرک ہے، لیکن جب میں نے اس پر یہ واضح کیا کہ ایسا کرنا تو شرک ہے اس طرح وہ ایسا کرنے سے رک گئی، لیکن ابھی بھی وہ آئمہ کرام سے وسیلہ کی قائل ہے اور ان کے وسیلہ سے مانگتی ہے، اور بدعات و خرافات پر عمل کرتی ہے، کیا وسیلہ کی یہ قسم بھی شرک شمار ہوتی ہے ؟

کیا اللہ سبحانہ و تعالی نے کئی ایک آیات میں یہ بیان کیا ہے کہ ہم اس کے علاوہ کسی اور سے سوال نہ کریں ؟

جو کچھ وسیلہ وغیرہ جیسے فعل کرتی ہے کیا وہ شرک ہے تو کیا اس سے میری شادی صحیح ہے، اور کیا شرک کفر ہے، اور کیا کافرہ عورت سے شادی کرنا جائز ہے ؟

ان کے امام اور بڑے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کے سامنے جھکا جائے، اور ان کی قدم بوسی کی جائے، اور قبروں پا جایا جائے، اور فوت شدگان کے سامنے بھی رکوع کیا جائے، اور ان کا اعتقاد ہے کہ یہ لوگ انہیں ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جائینگے، اور یہ لوگ اذان میں علی رضی اللہ تعالی عنہ کا نام بھی لیتے ہیں، نماز میں تشہد کے دوران بھی علی رضی اللہ تعالی عنہ کا نام لیتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی کئی ایک بدعات پر عمل پیرا ہیں، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایک بار علی رضی اللہ تعالی عنہ کا نام لے کر اللہ تعالی سے دعا کی تھی، اور اس کے علاوہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اور ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہم پر بھی سب و شتم اور لعن طعن کرتے ہیں.

ان کا کہنا ہے: انہوں نے فاطمہ اور علی رضی اللہ تعالی عنہما کو تکلیف و اذیت دی تھی، میں نے جو کچھ اوپر بیان

کیا ہے وہ بہت زیادہ خرافات میں سے بہت ہی قلیل سا ہے، اور اب تك ان لوگوں کو حج پر جانے اور اپنے طریقہ پر نماز ادا کرنے کی اجازت حال ہے، اور مکہ میں بدعات و خرافات کرنے کی کھلی چھٹی ہے.
میرے بھائی آپ سے گزارش ہے کہ میرے اس سوال کا جتنی جلدی ہو جواب دیں، کیونکہ اگر اس عورت سے میری شادی جائز نہیں تو میں زنا کر رہا ہوں! اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ مجھے اور مومنوں کو شرك اور ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ رکھے، اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچائے، آمین یا رب العالمین.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

الموسوعہ الميسرة في الاديان و المذاہب و الاحزاب المعاصرة میں بہرہ کی تعریف کچھ اس طرح کی گئی ہے:

یہ فرقہ اسماعیلی مستعلي فرقہ سے تعلق رکھتا ہے جو کہ امام مستعلی اور اس کے بعد الآمر اور اس کے بعد اس کے بیٹے طیب کی امامت کے قائل ہیں، اسی لیے انہیں الطیبۃ بھی کہا جاتا ہے، یہ برصغیر پاك و ہند اور یمن کے اسماعیلی فرقے سے تعلق رکھنے والے افراد ہیں، انہوں نے سیاست ترك کر کے تجارت اختیار کی اور ہندوستان پہنچے اور ہندوؤں سے مسلمان ہونے والے افراد سے میل جول کے بعد یہ بہرہ کے نام سے معروف ہوئے ہیں، اور بہرہ قدیم ہندی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی تاجر ہے.

۔ امام طیب (525ھ) میں پردہ پوش ہوا، اور اس کی نسل سے اب تك کسی بھی امام کے متعلق کچھ معروف نہیں، حتی کہ ان کے نام تك غیر معروف ہیں، اور بہرہ فرقہ کے علماء کرام خود بھی ان کے متعلق کچھ نہیں جانتے.

۔ بہرہ میں دو فرقے ہیں:

1 ۔ بہرہ داودیہ: یہ قطب شاہ داود کی طرف منسوب ہیں اور برصغیر پاك میں دسویں صدی ہجری سے پائے جاتے ہیں، ان کا مبلغ بمبئی میں رہتا ہے .

2 ۔ بہرہ سلیمانیہ: یہ سلیمان بن حسن کی طرف منسوب ہیں، اور ان کا مرکز آج تك یمن میں ہی پایا جاتا ہے. انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الميسرة في الاديان و المذاہب و الاحزاب المعاصرة (2 / 389).

دوم:

بہرہ كئى قسم كے منحرف عقائد پر مشتمل ہے اور يہ باطنى ہيں جو كہ شيعہ فرقہ ميں سے ہيں، ليكن ان كا اپنے اماموں كے متعلق غلو رافضى شيعہ سے بھى بڑھ كر ہے، ذيل ميں ہم ان كے چند ايك عقائد پيش كرتے ہيں:

1 ـ يہ مسلمانوں كى مساجد ميں نماز ادا نہيں كرتے.

ـ عقيدہ ميں ظاہرى طور پر يہ سارے معتدل اسلامى فرقوں كے عقائد كے مشابہ ہيں.

3 ـ ان كا باطن كچھ اور ہے، يہ نماز تو ادا كرتے ہيں، ليكن ان كى يہ نماز اپنے امام اسماعيلى كے ليے ہوتى ہے جو طيب بن آمر كى اولاد سے ہے.

4 ـ باقى مسلمانوں كى طرح يہ بھى مكہ مكرمہ حج كرنے جاتے ہيں، ليكن ان كا كہنا ہے كہ كعبہ امام كا نشان ہے. انتہى

ديكھيں: الموسوعۃ الميسرۃ (2 / 390).

ان كا اپنے اماموں كے بارہ ميں غلو كرنے كى كئى ايك صورتيں ہيں: اس كو سجدہ بھى كرتے ہيں، اور سب مرد و عورت اس كے ہاتھ پاؤں وغيرہ چومتے ہيں، ہم ذيل ميں اس سلسلہ ميں مستقل فتوى كميٹى كے جارى كردہ بعض فتاوى جات ذكر كرتے ہيں:

1 ـ مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام سے دريافت كيا گيا:

بہرہ فرقہ كے بڑے علماء اس پر مصر ہيں كہ ان كى اتباع كى جائے اور جب بھى ان كى زيارت كى جائے تو ان كے سامنے سجدہ كيا جائے، كيا ايسا كوئى عمل رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم يا خلفاء راشدين كے دور ميں پايا گيا ہے.

ابھى كچھ ايام قبل پاكستان كے ايك معروف اخبار (6 / 10 / 1977م) ميں ايك بہرہ فرقہ سے تعلق ركھنے والے شخص كى تصوير چھپى ہے جو اپنے ايك بڑے عالم دين كو سجدہ كر رہا ہے، آپ كى اطلاع كے ليے ہم اس كى فوٹو كاپى بھى ساتھ ارسال كر رہے ہيں برائے مہربانى اس كے متعلق معلومات فراہم كريں.

كميٹى كے علماء كرام كا جواب تھا:

" سجدہ عبادات كى ان اقسام ميں شامل ہوتا ہے جو اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنے ليے مخصوص كى ہيں، اور يہ ايك قرب ہے جس كے ليے بندہ اپنے پروردگار اللہ رب العالمين كا قرب حاصل كرتا ہے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور يقينا ہم نے ہر امت ميں رسول بھيجا كہ (لوگو!) صرف اللہ كى عبادت كرو اور اس كے سوا تمام معبودوں سے بچو النحل (36).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور آپ سے قبل بھى جو رسول ہم نے بھيجا اس كى طرف يہى وحى نازل فرمائى كہ ميرے سوا كوئى معبود برحق نہيں پس تم سب ميرى ہى عبادت كرو الانبياء (25).

اور ايك مقام پر ارشاد ربانى اس طرح ہے:

اور دن رات اور سورج و چاند بھى اسى كى نشانيوں ميں سے ہيں، تم نہ تو سورج كو سجدہ كرو اور نہ ہى چاند كو بلكہ سجدہ اس اللہ كے ليے كرو جس نے ان سب كو پيدا كيا ہے، اگر تمہيں اس كى عبادت كرنى ہے حم السجدۃ (37).

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنے بندوں كو سورج و چاند كے سامنے سجدہ كرنے سے منع فرمايا، كيونكہ يہ دونوں تو اللہ كى نشانيوں ميں سے ايك نشانى اور مخلوق ہيں، اس ليے يہ نہ تو سجدہ كے مستحق ہيں، اور نہ ہى كسى اور عبادت كے مستحق ہيں.

بلكہ اللہ سبحانہ و تعالى نے تو يہ حكم ديا كہ وہ اللہ سبحانہ و تعالى جو كہ ان دونوں يعنى سورج و چاند كو بھى اور دوسرى اشياء كو بھى پيدا كرنے والا ہے صرف اسى كے سامنے سجدہ ريز ہوں، اس ليے اللہ كے علاوہ كسى اور كو سجدہ كرنا حرام بلكہ يہ شرك كہلاتا ہے، لہذا كسى بھى مخلوق كے سامنے سجدہ كرنا صحيح نہيں.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

﴿ كيا تم اس بات سے تعجب كرتے ہو ؟ اور ہنس رہے ہو ؟ اور روتے نہيں ؟ (بلكہ) تم كھيل رہے ہو، اب اللہ كے سامنے سجدے كرو، اور (اسى كى) عبادت كرو ﴾النجم (59 - 62).

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالى نے حكم ديا ہے كہ صرف اسى اكيلے كو سجدہ كيا جائے، پھر اللہ عزوجل نے عموم بيان كرتے ہوئے اپنے بندوں كو حكم ديا كہ وہ ہر قسم كى عبادت صرف اللہ وحدہ كى ليے كريں اور عبادت ميں كسى بھى مخلوق كو شريك مت كريں.

چنانچہ جب بہرہ فرقہ كے لوگوں كى حالت يہ ہے جيسا كہ سوال ميں بيان ہوئى ہے: تو ان كا اپنے بزرگوں اور بڑوں كے سامنے سجدہ ريز ہونا ان كى عبادت ہے اور انہيں الہ بنانا ہے، اور انہيں اللہ كے ساتھ شريك بنانے كے مترادف ہے، يا پھر اللہ كے علاوہ انہيں معبود بنانا ہے، اور ان بزرگوں اور بڑوں كا اپنے فرقے كے لوگوں كو ايسا كرنے كا حكم دينا يا پھر ايسا كرنے پر ان بزرگوں اور بڑوں كا راضى ہونا اسے طاغوت بنا ديتا ہے جو اس كى بنفس نفيس

عبادت کی دعوت ہے، اس لیے دونوں فریق یعنی تابع اور متبوع دوسرے معنوں میں جو سجدہ کر رہا ہے اور جو بزرگ سجدہ کروا رہا ہے دونوں ہی اللہ کے ساتھ کفر کا ارتکاب کر کے ملت اسلام سے خارج ہو گئے ہیں، اللہ محفوظ رکھے.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 382 ـ 383).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

سب عورتیں اس کے ہاتھ اور پاؤں چومتی ہیں، کیا اسلام میں جائز ہے کہ عورت کسی غیر محرم عالم دین کا ہاتھ چھوئیں، یہ عمل کسی بڑے عالم دین کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ اس عالم دین کے خاندان کے سارے افراد کے ساتھ یہی عمل کیا جاتا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اول:

سوال میں جو یہ بیان ہوا ہے کہ بہرہ فرقہ کی عورتیں اپنے بڑے اور بزرگ عالم کے ہاتھ پاؤں چومتی ہیں، بلکہ عورتیں اس بزرگ کے خاندان کے سارے افراد کی قدم بوسی کرتی ہیں، ایسا کرنا جائز نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ ہی خلفاء راشدین سے ایسا ثابت ہے کہ عورتیں ان کی قدم بوسی کرتی ہوں؛ کیونکہ ایسا کرنے میں مخلوق کی تعظیم میں غلو ہوتا ہے جو کہ شرک کا ذریعہ بنتا ہے.

دوم:

کسی بھی مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی اجنبی عورت سے مصافحہ کرے، اور نہ ہی اس کے لیے کسی عورت کے جسم کو چھونا جائز ہے؛ کیونکہ اس میں فتنہ و فساد اور خرابی پائی جاتی ہے؛ اور اس لیے بھی کہ یہ اس کا ذریعہ ہے جو اس سے بھی بڑا شر اور برائی یعنی زنا اور زنا کے وسائل ہیں.

اور پھر صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرنے والی عورتوں کا اس آیت سے امتحان لیا کرتے تھے:

 اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب مومن عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریك نہ کریں گی، اور چوری نہ کریں گی، اور زنا کاری نہ کریں گی، اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی، اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیك کام میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی، تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں، اور ان کے لیے اللہ تعالی سے مغفرت طلب کریں، بیشك اللہ تعالی بخشنے اور معاف کرنے والا ہے الممتحنة (12).

عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا:

مومن عورتوں میں سے جو کوئی عورت بھی ان شروط کا اقرار کرتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے: " میں نے تجھ سے بیعت کر لی " یعنی کلام کرتے، اللہ کی قسم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت میں کبھی بھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس طرح بعیت کیا کرتے تھے " میں نے تجھ سے اس پر بیعت لی "

متفق علیہ ، یعنی اسے صحیح بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے بیعت کرتے وقت مصافحہ نہیں کیا کرتے تھے، بلکہ آپ صرف کلام کے ساتھ ہی بیعت کرتے حالانکہ مصافحہ کا تقاضا بھی موجود تھا، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عفت و عصمت بھی مسلمہ تھی، اور آپ کی بنسبت خرابی و فتنہ کا بھی کوئی خطرہ نہ تھا لیکن اس کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کرتے وقت عورت سے ہاتھ نہیں ملایا، اس لیے آپ کی امت کو تو بالاولی اجنبی عورتوں کے ساتھ مصافحہ کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، بلکہ یہ تو ان کے لیے حرام ہے، چہ جائیکہ عورتیں اس شخص اور اس کے خاندان کے باقی افراد کے ہاتھ پاؤں چومیں، صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" میں عورتوں میں سے مصافحہ نہیں کرتا "

اسے نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے.

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

 یقینا تمہارے لیے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہترین نمونہ ہے الاحزاب (21).

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 383 ـ 385).

کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

بہرہ فرقہ کے بڑے عالم کا دعوی ہے کہ وہ اپنے مریدوں اور متبعین کی نیابت میں روح اور ایمان (یعنی دینی عقائد) کا کلی مالك ہے، اس کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اگر بہرہ فرقہ کا بڑا عالم وہ دعوی کرتا ہے جو سوال میں بیان کیا گیا ہے تو اس کا یہ دعوی باطل ہے، چاہے اس کا روح اور ایمان کا مالك ہونے کے دعوی سے مراد یہ ہو کہ ایمان اور روح اس کے ہاتھ میں ہیں وہ اسے جس طرح چاہے پھیر سکتا ہے، اور دلوں کو وہ جس طرح چاہے پھیر کر انہیں ایمان کی ہدایت دے یا پھر انہیں سیدھی راہ سے گمراہ کر دے، کیونکہ اس کا مالك تو صرف اللہ عزوجل ہے اور اس کے علاوہ کوئی بھی اس کا مالك نہیں؛ اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿چنانچہ جسے اللہ تعالی ہدایت سے نوازنا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے، اور جسے وہ گمراہ کرنا چاہے اس کے سینے کو تنگ کر دیتا ہے، جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا ہے،اسی طرح اللہ تعالی ایمان نہ لانے والوں پر ناپاکی مسلط کر دیتا ہے ﴾الانعام (125).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی کچھ اس طرح ہے:

﴿ اللہ تعالی جس کو ہدایت دے تو وہ راہ راست پر ہے، اور جسے وہ گمراہ کر دے، تو اس کے لیے آپ کو کوئی راہنما اور کارساز ملنا ناممکن ہے ﴾الکہف (17).

اس کے علاوہ اس موضوع کی اور بھی بہت آیات ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی ہی دلوں کو ہدایت و گمراہی کی طرف پھیرتا ہے اور کوئی نہیں، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بندوں کے دل اللہ رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہے انہیں پھیر دیتا ہے "

صحیح مسلم.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

" يا مقلب القلوب ، ثبِّت قلبي على دينك "

اے دلوں کو پلٹانے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ.

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے.

یا بہرہ فرقہ کے اس سردار اور بڑے نے روح اور ایمان کا کلی مالك ہونے سے یہ مراد لیا ہے کہ وہ اپنی جماعت اور افراد کے ایمان کا نائب ہے کہ صرف اس کا ایمان ہی کافی ہے اور انہیں ایمان لانے کی ضرورت نہیں، اور انہیں اس کا ثواب بھی حاصل ہو گا، اور وہ اس طرح عذاب سے بھی نجات حاصل کر لیں گے چاہے وہ برے عمل بھی کرتے رہے اور جرائم کے مرتکب ٹھریں، یہ اعتقاد تو قرآن مجید میں بیان کردہ عقیدہ کے خلاف ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ جو کوئی نیکی کرے تو اس کا اجر اس کے لیے ہے، اور جو وہ برائی کرے اس کا وبال بھی اسی پر ہے ﴾البقرة (286).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد ربانی کچھ اس طرح ہے:

﴿ ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا گروی ہے ﴾الطور (21).

اور ایك جگہ اللہ رب العزت کا فرمان اس طرح ہے:

﴿ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے، مگر دائیں ہاتھ والے، کہ وہ باغات و بہشتوں میں بیٹھے ہوئے گنہگاروں سے سوال کرینگے، تمہیں کس چیز نے دوزخ میں ڈالا ؟ ﴾المدثر (38 ـ 42).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ جوئی کوئی بھی برا عمل کریگا اسے اس کی سزا دی جائیگی، اور وہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی دوست نہیں پائیگا اور نہ ہی کوئی مدد گار، اور جو کوئی نیك و صالح علم کریگا چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو یہ لوگ جنت میں داخل ہونگے، اور کھجور کی گٹھلی کے سوراخ کے برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائیگا ﴾النساء (123 ـ 124).

اور رب ذوالجلال كا فرمان ہے:

﴿ اور انسان كو وہى كچھ ملے گا جس كى اس نے كوشش و سعى كى ہو گى ﴾النجم (39).

اور ايك جگہ فرمايا:

﴿ اور كوئى بھى جان كسى دوسرے شخص كا بوجھ نہ اٹھائيگا، اور اگر كوئى گراں بار دوسرے كو اپنا بوجھ اٹھانے كے ليے بلائےگا تو وہ اس ميں سے كچھ بھى نہ اٹھائيگا چاہے وہ قريبى رشتہ دار ہى كيوں نہ ہو ﴾فاطر (18).

اس كے علاوہ بھى اس موضوع كے متعلق بہت سارى آيات ہيں جو اس پر دلالت كرتى ہيں كہ ہر انسان كو اس كے عمل كا بدلہ ديا جائيگا چاہے وہ برا عمل ہو يا اچھا، اور اس ليے بھى كہ صحيح حديث ميں رسول كرم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے كہ جب يہ آيت نازل ہوئى:

﴿ اور آپ اپنے قريبى رشتہ داروں كو ڈرائيں ﴾الشعراء (214).

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے صفا پہاڑى پر كھڑے ہو كر فرمايا:

" اے قريش كى جماعت ـ يا اس طرح كا كوئى اور كلمہ كہا ـ تم اپنے آپ كو بچا لو ميں اللہ سے تمہارے كچھ كام نہيں آؤنگا، اے عباس بن عبدالمطلب ميں تجھے اللہ سے نہيں بچا سكوں گا، رسول صلى اللہ عليہ وسلم كى پھوپھى صفيہ ميں اللہ سے تيرے كچھ كام نہيں آ سكوں گا، اے فاطمہ بنت محمد تم ميرے مال سے جو چاہو مانگ لو ميں اللہ سے تيرے كچھ كام نہيں آؤنگا "

متفق عليہ.

الشيخ عبد العزيز بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفى.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

الشيخ عبد اللہ بن قعود.

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (2 / 385 ـ 387).

اور يہ بھى دريافت كيا گيا:

اس کا دعوی ہے کہ وہ وقف کردہ املاك کا مالك كلی ہے، اور سب صدقات کا اس سے کوئی حساب و کتاب نہیں لے سکتا، اور وہ زمین پر اللہ ہے، اسی طرح ان کے بڑے اور بزرگ طاہر سیف الدین طاہر کا بمبئی ہائی کورٹ میں عدالت کے سامنے بھی یہی دعوی تھا، اور اسے اپنے پیروکاروں پر پوری قدرت ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

سوال میں جو بہرہ فرقے کے بڑے کا دعوی بیان کیا گیا ہے کہ " وہ سب وقف کردہ املاك کا مالك كلی ہے، اور وہ سب صدقات پر کوئی حساب نہیں دیگا، اور وہ زمین پر اللہ ہے "

یہ سب دعوے باطل ہیں، چاہے اس کی جانب سے ہوں یا کسی اور کی جانب سے صادر ہوئے ہوں: پہلا دعوی اس لیے باطل ہے کہ:

وقف کردہ بعینہ چیز کسی کی ملکیت نہیں ہوتی، بلکہ اس کا فائدہ اور نفع ملکیت ہوتا ہے، اور وہ اس طرح کہ جس کے لیے وقف کیا گیا ہو اس کا فائدہ اس کو دیا جاتا ہے کسی اور کو نہیں، اس لیے ان بہرہ کا بڑا اور سردار کسی بھی بعینہ وقف کردہ چیز کا مالك نہیں، اور نہ ہی وہ اس کے فائدے کا مالك ہے صرف اس کے فائدہ کے ملکیت اسی چیز کی حاصل ہو گی جو صرف اس کے لیے وقف کی گئی ہو اور وہ اس کا اہل بھی ہو.

رہا دوسرا دعوی کہ: اس کا محاسبہ نہیں کیا جا سکتا: یہ اس لیے باطل ہے کہ ہر شخص کو اس کے اعمال پر اس کا محاسبہ ہو گا کہ وہ صدقات و خیرات وغیرہ میں کس طرح تصرف کرتا رہا، یہ محاسبہ کتاب و سنت کی نص اور اجماع امت سے ثابت شدہ ہے.

رہا تیسرا دعوی کہ: وہ زمین میں اللہ ہے: یہ صریحا کفر ہے، اور جو کوئی بھی یہ دعوی کرے وہ طاغوت ہے جو اپنے آپ کو الہ بنانے اور اپنی عبادت کی دعوت دے رہا ہے، اور اس چیز کا بطلان تو ایسا ہے کہ یہ دین کی ضروری معلوم اشیاء میں شامل ہوتی ہیں اور ہر ایك کو اس کا علم ہے.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 387 - 388).

کمیٹی کے علماء کرام سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

اس کا یہ بھی دعوی ہے کہ اسے اس طرح کے اعمال پر اعتراض کرنے والوں سے سوشل بائیکاٹ کرنے کا حق حاصل ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" اگر تو پھر فرقے کے بڑے علماء کا یہی طریقہ اور اوصاف ہیں جو اوپر کئی ایک سوالات میں بیان ہوئے ہیں: تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کے ارتکاب کردہ شرکیہ اعمال پر اعتراض کرنے والوں سے برات کا اظہار کرے، بلکہ اسے تو ان کی نصیحت قبول کرنی چاہیے، اور اپنے آپ کو معبود و الہ بنانے سے باز آ جانا چاہیے، اور ایسے دعوؤں سے اجتناب کرنا چاہیے جو اللہ عزوجل کے لیے مخصوص ہیں، اور اللہ کے علاوہ کوئی اور اس سے متصف نہیں ہو سکتا: یعنی الوہیت، اور روح و دلوں کا مالك ہونا یہ سب اللہ عزوجل کے خصائص میں شامل ہے، اور اس کا اپنے ارد گرد افراد کو اپنی عبادت کی دعوت دینا، اور اس کے اور اس کے خاندان کے افراد میں غلو کرتے ہوئے ان کے سامنے عاجزی و انکساری سے جھکنا اور گڑگڑانے کی دعوت دینا بھی جائز نہیں.

بلکہ اس بڑے کے شرك و کفر پر اعتراض کرنے والوں کو چاہیے کہ اگر وہ اپنی گمراہی و ضلالت اور کفر و شرك سے باز نہیں آتا اور ان کی نصیحت قبول نہیں کرتا، اور نہ ہی وہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتا ہے تو وہ اس شخص اور اس کے پیروکاروں اور اس طرح کے دوسرے طاغوتوں اور طاغوت کی عبادت کرنے والوں سے براءت کا اظہار کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ اور تم سب اکٹھے ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو ﴾آل عمران (103).

اور ایك مقام پر اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿ یقینا تمہارے لیے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالی اور آخرت کے دن کی توقع رکھتا اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے ﴾الاحزاب (21).

اور ایك مقام پر ارشاد ربانی کچھ اس طرح ہے:

﴿ اور یقینا ہم نے ہر امت میں رسول مبعوث کیا کہ لوگو صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو ﴾النحل (36).

اور ایك جگہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے پرہیز کیا اور اللہ کی عبادت کی طرف متوجہ رہے وہ خوش خبری کے مستحق ہیں میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو بات کان لگا کر سنتے ہیں، پھر جو بہترین بات ہو اس کی اتباع بھی کرتے ہیں، یہی ہیں وہ جنہیں اللہ تعالی نے ہدایت سے نوازا اور یہی عقلمند ہیں ﴾الزمر (17 ـ 18).

اور ایك مقام پر فرمایا:

﴿ تمہارے لیے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں اور براءت کا اظہار کرتے ہیں، ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں، جب تك تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں اور تم میں ہمیشہ کے لیے بغض و عداوت ظاہر ہو گئی ﴾الممتحنۃ (4).

حتی کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ یقینا تمہارے لیے ان میں اچھا نمونہ (اور عمدہ پیروی ہے خاص کر) ہر اس شخص کے لیے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی ملاقات کی امید رکھتا ہو، اور اگر کوئی روگردانی کرے تو اللہ تعالی بالکل بےنیاز ہے، اور اسی کی حمد و ثنا ہے ﴾الممتحنۃ (6).

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 388 ـ 389).

اور آخر میں مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

" اگر تو بہرہ فرقے کے بڑے اور رئیس اور اس کے پیروکاروں کا فی الواقع ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے سوالات میں بیان کیا ہے تو وہ لوگ کافر ہیں، اور وہ دین اسلام کے اصول و قواعد پر ایمان نہیں رکھتے، اور نہ ہی وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے راہنمائی لیتے اور اس پر عمل کرتے ہیں، اور ان سے کوئی بعید نہیں کہ یہ لوگ اللہ تعالی اور

اس کی کتاب اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سچا ایمان لانے والوں کو تنگ کریں جس طرح ہر امت کے کفار نے اللہ کی جانب سے ان کی ہدایت کے لیے مبعوث کیے گئے رسولوں کے ساتھ کیا اور انہیں ہر طرح سے تنگ و پریشان کیا.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 390).

بہرہ فرقے کے متعلق مزید تفصیلی معلومات کے حصول کے لیے خادم حسین الٰہی بخش کی کتاب " برصغیر میں مسلمان معاشرے کے انحراف پر مغربی فکر کے اثرات " کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے سب مسلمانوں کے لیے واضح ہو جاتا ہے کہ: بہرہ فرقے کی عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے، اور اسی طرح ان کے مردوں سے اپنی عورتوں کی شادی کرنا بھی حرام ہے، اور یہ فرقہ باطنی ہے جو اسلامی اصولوں کی مخالفت کرتا اور اسلامی بنیادوں کو گراتا ہے.

اور آپ کو بیوی کو چاہیے کہ یا تو وہ اس فرقہ سے مکمل طور پر واضح براءت کا اظہار کرے، اور جن فاسد عقائد پر وہ ہیں ان کی وجہ سے وہ انہیں کافر گردانے, وگرنہ آپ کا اس کے ساتھ رہنا حلال نہیں، اور آپ کا اس سے نکاح فسخ ہو گا، اور آپ کو اس کے کفر و ارتداد کا علم ہو جانے کے بعد اس کے ساتھ رہنا اور اس سے جماع کرنا زنا شمار ہو گا، یہ یہودیہ اور عیسائی عورت کی طرح نہیں؛ کیونکہ وہ تو اہل کتاب میں شامل ہوتی ہیں، لیکن بہرہ فرقہ تو باطنی اور کافر ہے.

واللہ اعلم .